اسلامیات

۱۔ اسلام میں توحید کے تصور کی وضاحت کریں۔ یہ عقیدہ مومنوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟

عقیدہ توحید: تعارف و تمہید:-

توحید عربی زبان کے لفظ "وحد" سے ماخوذ ہے جس کا لغوی معنی ہیں یکتا، ایک ماننا۔ توحید اسلامی عقائد میں سب سے بنیادی اور اہم رکن ہے جو ہر انسان کی زندگی کے مسلمان ہونے کی سب سے بڑی شرط ہے۔ اسلام میں عقیدہ توحید سے مراد اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا ہے۔ عقیدہ توحید نہ صرف انسان کے مسلمان ہونے کی شرط ہے بلکہ اس کے مسلمان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بھی بہت سے فوائد ہیں جن میں صراط مستقیم پر چلنا اور خوف خدا کے حصول سے لے کر مخلوق خدا کے ساتھ حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق جیسے نتائج شامل ہیں۔

توحید کے اصطلاحی معنی:-

توحید کے اصطلاحی معنی سے مراد "اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی ذات میں اسکی صفات میں اور اس کے افعال میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا ہے" یعنی اللہ کی واحدانیت پر کامل یقین رکھنا توحید کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توحید کے حوالے سے قرآن کریم میں ارشاد

Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.
16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

فرمایا ہے

"قل ھو اللہ احد"

ترجمہ: "کہہ دو کہ اللہ ایک ہے"

(اخلاص: ۱)

اسی طرح ایک اور مقام پہ ارشاد فرمایا

"والھکم الہ واحد"

"اور بے شک تمہارا معبود ایک ہی (اللہ) ہے"

(القرآن)

توحید کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

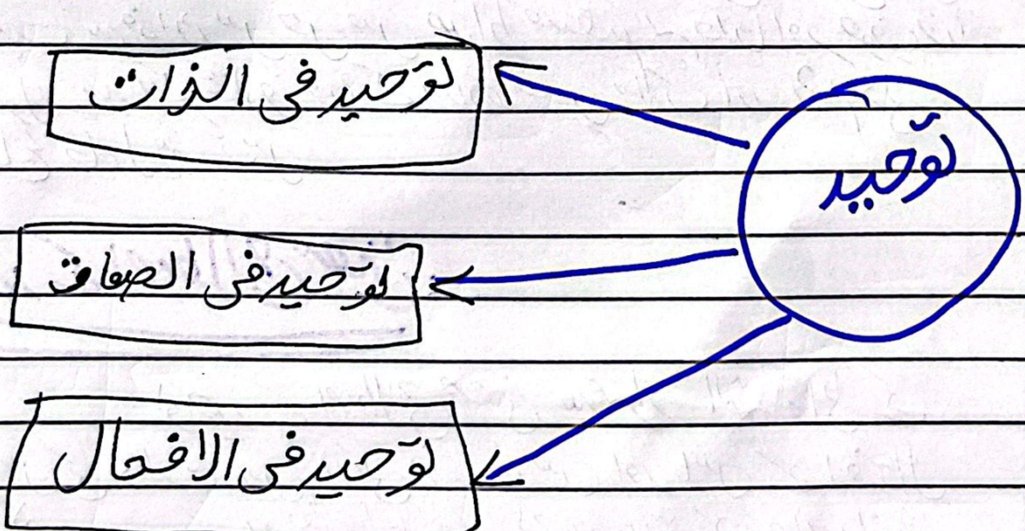

۱- توحید فی الذات:-

توحید فی الذات سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہرانا ہے۔

"والھکم الہ واحد"

"کہ تمہارا معبود (اللہ) صرف ایک ہی ہے"

(القرآن)

2- توحید فی الصفات

توحید فی الصفات سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا ہے جیسا کہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے

"لا تاخذہ سنۃ ولا نوم"

"کہ نہ تو اسے نیند آتی ہے نہ اونگھ"

(القرآن : البقرہ)

تو صفت جب بالا صفت صرف اور صرف اللہ کی ہے اور اس میں کوئی اللہ کا شریک نہیں ہو سکتا۔

3- توحید فی الافعال:-

توحید فی الافعال سے مراد اللہ تعالیٰ کو اس کے اعمال اور افعال میں یکتا جاننا اور اس بات پہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے امور

میں کوئی بھی انسان شریک نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ قرآن پاک
میں ارشاد ہے

"انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول
کن فیکون"

"کہ جب وہ کسی کام کو کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کہتا
ہے ہو جا اور وہ کام ہو جاتا ہے"

(القرآن: یسین)

بےشک یہ صرف اور صرف خداوند کریم کی ہی صفت ہے اس میں کوئی بھی انسان شامل نہیں ہو سکتا۔ اس بات کا یقین کرنا توحید کی اقسام کہلاتا ہے

عقیدہ توحید کے اثرات

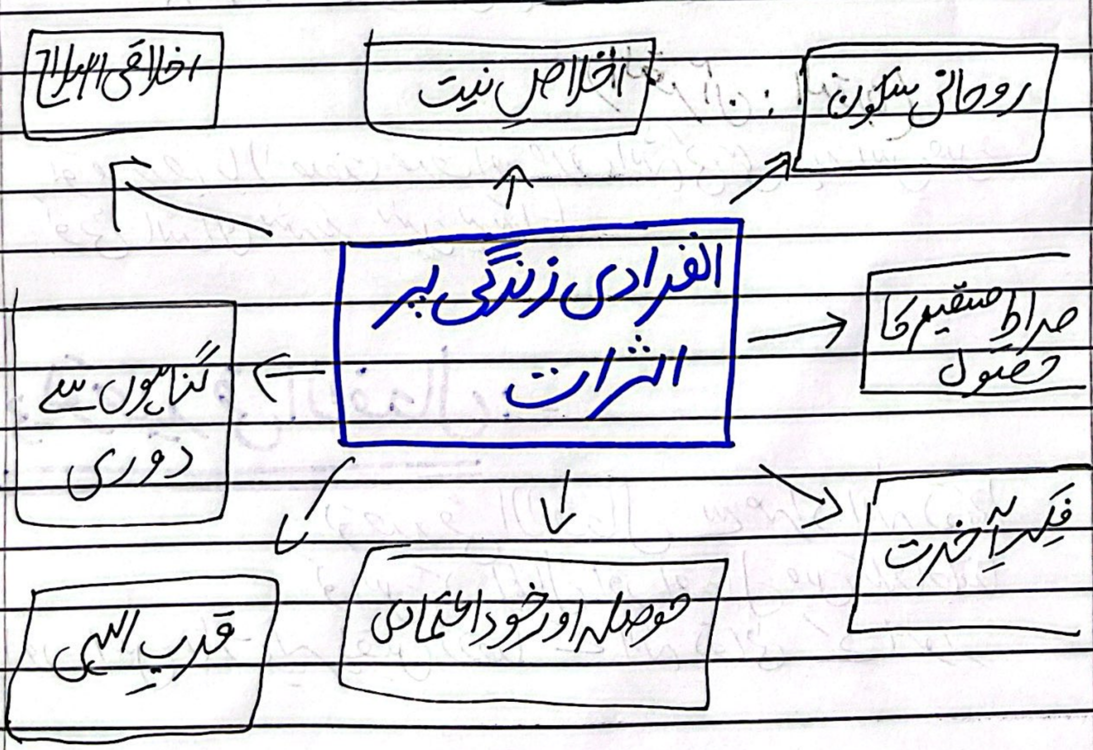

۱- روحانی سکون اور اطمینان کا حصول

عقیدہ توحید سے انسان کو انفرادی اثرات میں سے جو سب سے اہم نتیجہ حاصل ہوتا ہے وہ روحانی سکون اور اطمینان ہے۔ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کی بدولت مومن اطمینانِ قلب عطا کرتا ہے اور اس کا ذکر قرآنِ کریم کی آیت میں بھی اس طرح کیا ہے

"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"

ترجمہ: بیشک اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کا سکون حاصل ہوتا ہے"

(الرعد: 28)

2- فکرِ آخرت:

عقیدہ توحید سے انسان کے اندر دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کی لگن پیدا ہوتی ہے۔ اور اس تصور پر یقین پختہ ہوتا ہے کہ جو دنیا میں بوئے گا آخرت میں وہی کاٹے گا۔ چنانچہ حدیثِ مبارکہ کا مفہوم ہے

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

(الحدیث)

چنانچہ عقیدہ توحید سے عقیدہ آخرت پر بھی ایمان پختہ ہوتا ہے

3- صراطِ مستقیم کا حصول

عقیدۂ توحید سے انسان کے اندر سیدھی راہ پر چلنے کی لگن پیدا ہوتی ہے اور اس لگن کا ذکر وہ اپنے معبود کی بارگاہ میں پانچ نمازوں میں کچھ اس طرح سے دعا میں مانگتا ہے

"اھدنا الصراط المستقیم"

"اے اللہ ہمیں صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) پر چلانا"

(الفاتحہ: 5)

4- حوصلہ اور خود اعتمادی:-

عقیدۂ توحید سے انسان چونکہ اپنے خدا کے قریب ہوتا ہے تو اس کے دل سے دنیاوی لگن کا خاتمہ ہوتا ہے جس سے اس کے اندر حوصلہ اور خود اعتمادی حاصل ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ

"بے شک میں انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں"

5- اخلاصِ نیت:-

عقیدۂ توحید سے انسان کے دل سے دکھاوا اور ریاکاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور صرف اور صرف خدا کے لیے اور اس کی رضا کے حصول کیلئے ہر عبادت اور نیکی سرانجام دیتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے جس کا مفہوم کچھ یوں ہے۔

"انما الاعمال بالنیت"

ترجمہ "بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"

(الحدیث)

6- اخلاقی اصلاح:-

انسان کے اندر عقیدۂ توحید سے کردار کی خامیاں بھی اصلاح کرنے کا موقع ملتا ہے۔ انسان اپنے کردار سے جھوٹ، بغض، حسد، تکبر وغیرہ خلافی اور کئی اخلاقی برائیوں سے دور رہتا ہے۔
عقیدۂ توحید سے انسان ایک باکردار اور بامثال مومن بن جاتا ہے۔

7- قربِ الٰہی کا حصول:-

عقیدۂ توحید سے انسان اپنے معبود کے قریب تر ہو جاتا ہے۔ اس کو اس بات پر یقین کامل ہوتا ہے کہ وہ جب بھی اپنے معبود سے

قریب ہوگا تو اللہ اس کا جواب ضرور دے گا۔ جیسا کہ
قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے

"اُدعونی استجب لکم"

ترجمہ: "تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا"
(القرآن)

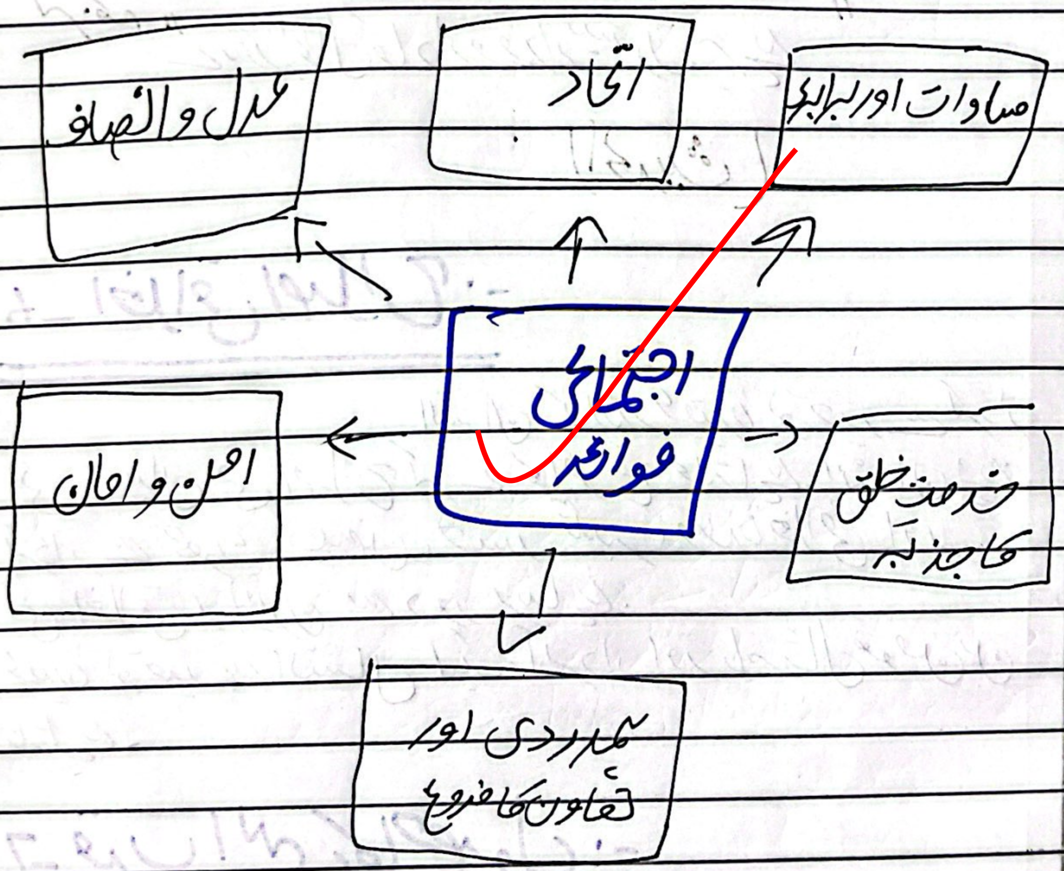

1- اتحاد کا فروغ:-

عقیدہ توحید کے اجتماعی فوائد میں سب سے اہم فائدہ انسانیت میں اتحاد کا فروغ ہوتا ہے۔ جیسا کہ

حدیثِ مبارکہ کا مفہوم ہے،

"المسلمون اخوانا المسلمین"

ترجمہ: "مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے"

(الحدیث)

اس حدیث پر عمل پیرا ہونے سے ہوتے معاشرے میں اتحاد اور یگانگت کا فروغ ہو رہا ہے۔

2- خدمتِ خلق کا جذبہ:-

عقیدہ توحید سے انسان میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ انسان بغیر کسی صلہ اور لالچ کے خداوند کریم کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اس کی مخلوق کی خدمت کرتا ہے۔ انسانیت کی خدمت کا درس حدیثِ مبارکہ میں بھی یوں دیا گیا ہے جس کا مفہوم ہے۔

"جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی"

(الحدیث)

3- عدل و انصاف کا قیام:-

عقیدہ توحید سے انسان معاشرے میں عدل و انصاف قائم کر سکتا ہے کیونکہ اسلام میں اس

بات پر زور دیا گیا کہ اپنی رعایا کے ساتھ حکمران کو انصاف کرنا چاہیے۔ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے

"تم میں سے ہر حکمران سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

(الحدیث)

4۔ مساوات اور برابری:-

عقیدۂ توحید سے انسان کے اندر برابری اور مساوات کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ معاشرے میں کسی کو بھی حقیر نہیں سمجھتا کیونکہ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں مگر تقویٰ کی بنیاد پر"

(حدیث: خطبہ حجۃ الوداع)

5۔ امن و امان کی فضا:-

عقیدہ توحید سے مندرجہ بالا فوائد حاصل ہونے سے معاشرے میں امن اور امان کی فضا قائم ہوتی ہے۔ ہر مسلمان کے اندر دوسرے مسلمان کے لیے ہمدردی، اخوت اور بھائی چارے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ اپنے مسلمان بھائی کے دکھ درد اور خوشی میں شریک ہوتا ہے جو کہ پر امن معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔

حاصلِ بحث

عقیدۂ توحید مسلمانوں کیلئے نہ صرف دینی حیثیت کے طور پر ایک لازمی عنصر ہے بلکہ اس کے معاشرے میں نہایت قوی اور فائدہ مند اثرات ہوتے ہیں۔ معاشرتی اثرات کے ساتھ ساتھ انفرادی طور پر انسان کو باکردار اور ایک اچھا شہری بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے جو کہ ایک بہترین معاشرے کے قیام کیلئے نہایت ضروری ہے۔

2۔ اسلام کو انسانی حقوق کا علمبردار قرار دیا گیا ہے۔ جو انسانی عزت و وقار۔

تعارف و تمہید:-

اسلام ایک مکمل دین اور ضابطۂ حیات ہے جو کہ انسان کی زندگی کے ہر شعبہ کے حوالے سے مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے انسانی حقوق پر بہت زور دیا ہے اور انسان کو عزت اور وقار کا مقام بخشا ہے۔ اسلام شعبۂ زندگی کے ہر چھوٹے سے چھوٹے پہلو جس میں گھرداری اور خاندان کی گھریلو زندگی شامل ہے سے لیکر بڑے سے بڑے مسائل جو کہ معاشرتی، سیاسی اور کاروباری ہیں سب کا مکمل مفصل راہ فراہم کرتا ہے۔

اسلام اور انسانی وقار اور اسلام کے عطا کردہ حقوق

اشرف المخلوقات

↓

بہترین صورت میں تشکیل

معاشرتی حقوق کا تحفظ

↓

تقویٰ معیارِ فضیلت

↓

عورتوں کے حقوق

↓

غلاموں سے حسنِ سلوک

↓

ماں باپ کے حقوق

↓

اولاد کے حقوق

↓

میاں بیوی کے حقوق

↓

رشتہ داروں کے حقوق

↓

ہمسائے کے حقوق

1- اشرف المخلوقات :-

اللہ نے انسان کو فرشتوں پر برتری دی اور آدم علیہ السلام کو تخلیق کر کے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ جس سے انسان کی عزت و تکریم کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اقبال نے اس حوالے سے فرمایا

ہے فرشتہ مجھ کو کہنے سے میری تحقیر ہوتی ہے

میں مسجودِ ملائک ہوں مجھے انسان رہنے دے

(اقبال)

2- بہترین صورت میں پیدائش :-

اللہ تعالیٰ نے انسان کی عزت و وقار کو یقینی بنانے کے لیے اسے بہترین صورت میں پیدا کیا تاکہ اسے کسی بھی قسم کی تحقیر یا عدم اعتمادی نہ محسوس ہو۔ قرآن میں ارشاد فرمایا

"لقد خلقنا الانسان فی احسن التقویم"

ترجمہ:

"بے شک ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا"

(التین: 5)

3- خداوندِ کریم کا عزت دینا

انسان کو خالقِ کائنات نے پیدا کیا اور قرآن

میں ارشاد فرمایا کہ ہم نے انسان کو عزت بخشی اور انسان قابلِ تعظیم ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"لقد کرمنا بنی آدم"

ترجمہ: "اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی"

(القرآن)

6- تقویٰ معیارِ فضیلت:

اسلام نے کسی بھی انسان کو دوسرے انسان پر فوقیت نہیں دی اور تقویٰ کا معیار صرف اور صرف رکھا ہے کہ جو ایک انسان کو دوسرے سے برتر کرتا ہے۔ لہٰذا ارشادِ [illegible] حدیث ہے جس کا مفہوم ہے کہ

"کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی برتری حاصل نہیں مگر تقویٰ کی بنیاد پر"

(الحدیث)

مندرجہ بالا نکات سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ نے انسان کی عزت اور وقار کو یقینی بنایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسلام نے بنیادی اسلامی حقوق بھی انسان کو فراہم کیے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

بنیادی حقوق

1۔ عورتوں کے حقوق:-

زمانہ جاہلیت میں عورتوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا تھا اور انھیں زندہ دفن کیا جاتا تھا۔ بیٹی کی پیدائش پر سوگ اور بیٹے کی پیدائش پر جشن منایا جاتا تھا۔ اسلام نے یہ دورِ جاہلیت کی رسومات کو ختم کیا اور عورتوں کے حقوق مقرر کیے۔ عورت کو بحیثیت بیٹی "رحمت" بحیثیت ماں "جنت" اور بحیثیت بہن "وراثت میں حقوق اور عزت اور بحیثیت بیوی" عزت کا مقام دیا۔

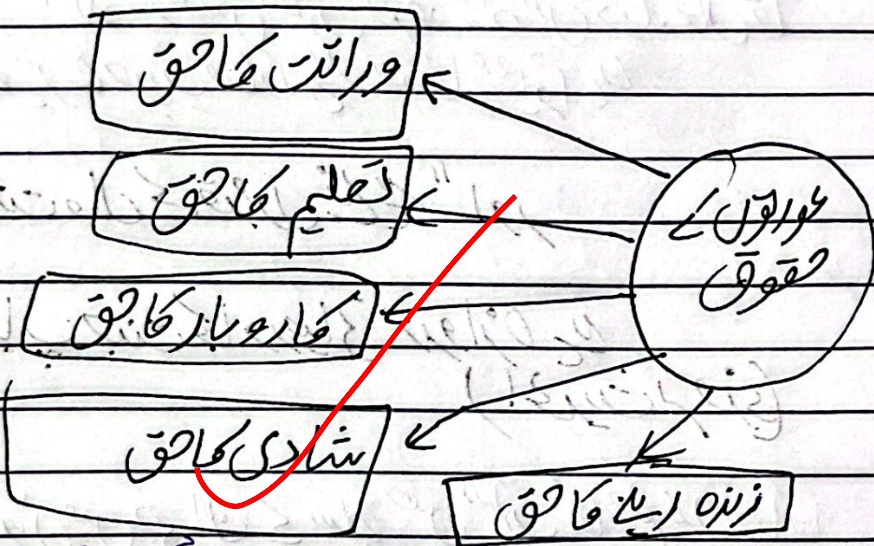

اہم حقوق میں مندرجہ بالا حقوق اسلام نے عورتوں کے مقرر کیے اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی ہدایت کی۔

2۔ غلاموں کے حقوق:-

اسلام نے غلاموں کے ساتھ ظلم اور زیادتی سے منع کرتے ہوئے ان کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی غلاموں کو ان کے ظالم مالکوں سے نجات دلائی اور ان کو خوفِ خدا کی تلقین کی۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدوروں کو بھی ان کے حقوق دینے اور زیادتی کرنے سے منع کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا

"مزدور کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو"

(مفہوم الحدیث)

ماں باپ کے حقوق:-

اسلام نے ماں باپ کے حقوق مقرر کرتے ہوئے اولاد کو حسن سلوک کرنے کا درس دیا۔ ماں کا مرتبہ بیان کرتے ہوئے حدیث مبارکہ ہے جس کا مفہوم ہے۔

"جنت ماں کے قدموں تلے ہے" اور

باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے

(الحدیث ترمذی)

اسی طرح قرآن میں بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا

"وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيرا"

ترجمہ:

اور انھیں اوف تک نہ کہو اور کہو کہ اے میرے رب میرے ماں باپ پر رحم کر جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

(القرآن)

۶۔ اولاد کے حقوق

اسلام نے اولاد کے حقوق بھی مقرر کرتے ہوئے ماں باپ کیلئے لازم کیا کہ ان کی تربیت اور پرورش کے ساتھ ساتھ تعلیم پر بھی لازمی غور کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ اولاد کا وراثت میں حق بھی مقرر کیا۔ انھیں بھوک اور غریبی کے ڈر سے قتل کرنے سے منع کیا چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے

"ولا تقتلوا اولادکم ..."

اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انھیں بھی

(الانعام: 151)

۷۔ میاں بیوی کے حقوق:۔

اسلام نے میاں بیوی کے حقوق پر بھی زور دیا ہے اور انھیں ایک دوسرے کا لباس قرار دیتے ہوئے ایک دوسرے کی پردہ پوشی کی تلقین کی ہے۔ میاں کیلئے فرض کیا کہ عورت کے نان نفقہ کی ذمہ داری اور عورت پر بھی شوہر کے حقوق فرض کرتے ہوئے شوہر کی وفاداری کی تلقین کی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے

"اور اپنی عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو"

Comparison with modern day rights?

(القرآن)

5- رشتہ داروں کے حقوق:-

اسلام نے رشتہ داروں کے حقوق کے حوالے سے بھی بہت زور دیا ہے اور ان کے ساتھ رحم دلی اور نرمی کا درس دیتا ہے۔

"بے شک اللہ انصاف، احسان اور قرابت داروں (رشتہ داروں) کا حق دینے کا حکم دیتا ہے"

(القرآن)

6- ہمسائے کے حقوق:-

انسانی حقوق میں اسلام نے ہمسائے کے حقوق پر بھی خاص توجہ دی ہے اور زور دیا ہے کہ ہمسائے کے درد اور تکلیف میں شامل ہو اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ ارشاد ہے

"جو اللہ اور آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے"

(الحدیث بخاری ومسلم)

حاصلِ بحث:-

اسلام انسانی حقوق کا علمبردار ہے اور انسان کی عزت، تکریم اور وقار کو یقینی بناتا ہے اسلام نے انسانی حقوق کی وہ مثال قائم کی ہے جو کسی اور دین میں نہیں ملتی۔ اسلام کے بنیادی حقوق کی وجہ سے معاشرے کی بد امنی کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ

امت مسلمہ اسلام کے اصولوں پہ عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں بھی اپنائے تاکہ بہترین مسلم معاشرہ قائم پذیر ہو سکے۔

6۔ اسلام میں زکوۃ کا معاشی و سماجی فلسفہ.....

Extra question attempted.

تعارف و تمہید:-

زکوۃ ایک مالی عبادت ہے جو شہریوں کی ضروریات زندگی اور عبادت کرنے کے لیے اور مال کو پاک کرنے کیلئے دی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پہ زکوۃ کی ادائیگی کی تلقین کی گئی ہے۔ نماز اور زکوۃ کا ذکر کئی مرتبہ ساتھ ساتھ آیا تاکہ زکوۃ کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔ زکوۃ اور صدقات کی بدولت معاشرے سے طبقاتی نظام میں کمی ہو سکتی ہے اس کے ساتھ ہی زکوۃ اور صدقات کا باقاعدہ نظام معاشرے کی برابری کی سطح پہ لا سکتا ہے جس سے شہریوں کی ضروریات زندگی کے ساتھ ساتھ ان کو مستقل روزگار فراہم کیا جا سکتا ہے تاکہ ایک باوقار معاشرہ قائم کیا جا سکے۔

زکوۃ کا حکم بحوالہ قرآن:-

قرآن مجید میں زکوۃ کی ادائیگی کے حوالے سے ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے

"وَاَقِیمُو الصَّلوٰۃَ وَاٰتُوا الزَّکوٰۃَ"

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو"

(القرآن)

زکوۃ کا معاشی و سماجی فلسفہ

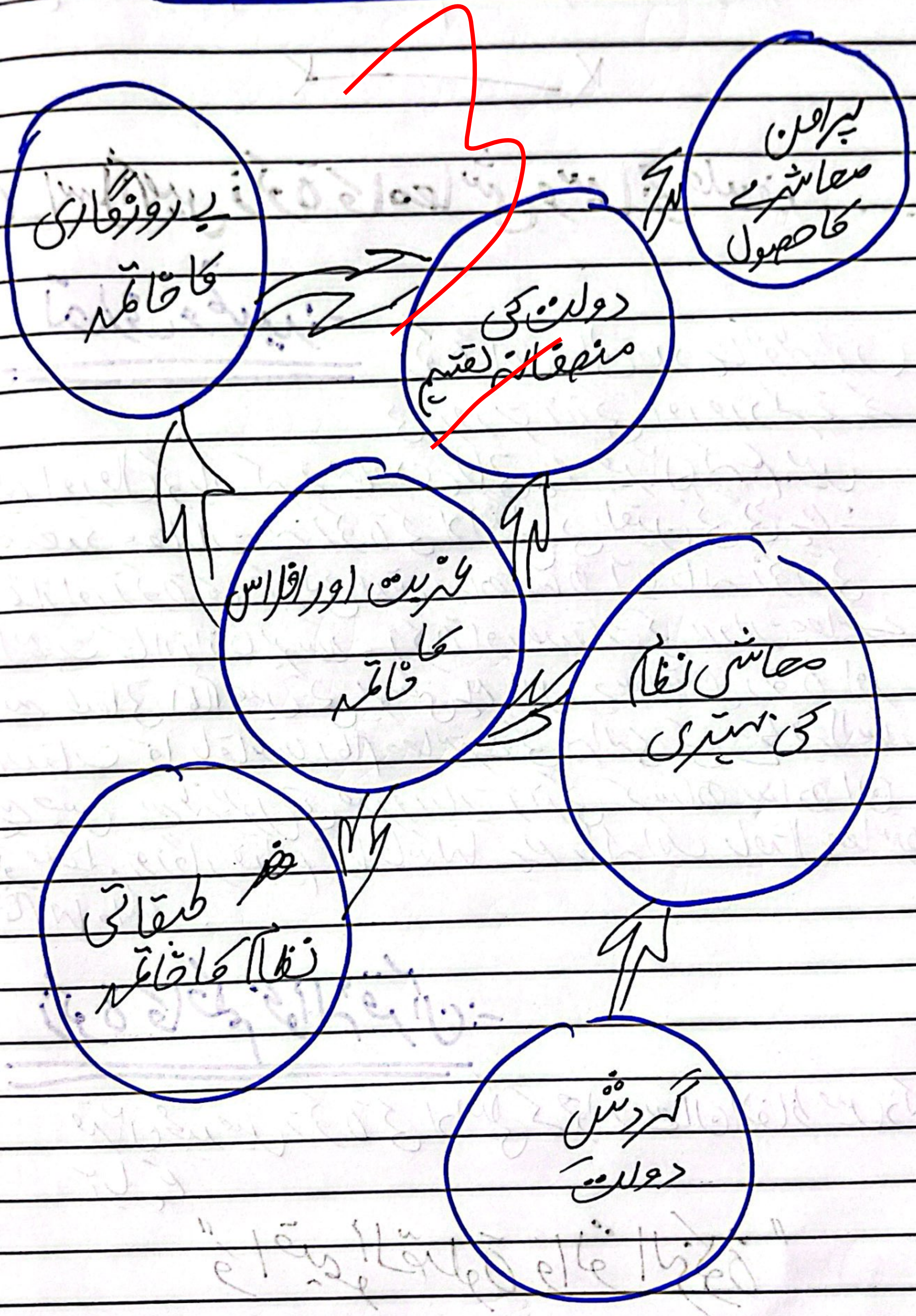

۱۔ پرامن معاشرے کا حصول:۔

معاشرے میں جب کوئی بھی انسان مالی طور پر
پریشان نہ ہوگا تو معاشرے سے بے سکونی کا خاتمہ
ہوگا اور ایک پر امن معاشرہ فروغ پائے گا

Date:

سوال: اسلام انسانی وقار اور عظمت کو کیسے اجاگر کرتا ہے؟ بحث کیجیے۔

جواب۔ **تعارف و تمہید:**

اسلام ایک مکمل دین اور ضابطہ حیات ہے جسکے مطابق زندگی گزارنا ایک پرامن معاشرے کی ترقی کا سبب ہے۔ انسان کی انفرادی زندگی سے لیکر اجتماعی زندگی تک ہر شعبے میں اسلام مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور عطا کیا تاکہ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکے اور کائنات کی سب سے اعلیٰ اور اشرف مخلوق قرار دیا۔ اسلام یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ انسان کی عظمت اس کے خالق کی طرف سے ودیعت کردہ ہے اور یہ کسی قوم، نسل یا زبان کی مرہونِ منت نہیں۔

اسلام اور انسانی وقار و عظمت

1- فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا

2- انسان کو بہترین صورت میں پیدا کرنا

3- سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت دینا

4- آزادی اور خودمختاری دینا

5- معاشرتی حقوق کا تحفظ

اسلام اور انسانی عظمت و وقار

6- تقویٰ کو معیارِ فضیلت دینا

7- تزکیہ اور اخلاقی بلندی کا تصور

8- محبت اور اخوت کا تصور

9- عورتوں کے حقوق اور عظمت

10- غلاموں سے حسن سلوک

1- فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر انسان کی عظمت اور وقار کو واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ انہیں سجدہ کریں۔

"واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم ...."

ترجمہ: اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے تکبر کیا اور

کافروں سے ہو گیا۔"

(البقرہ 34:)

سجدہ کے معنی یہاں عبادت نہیں بلکہ تعظیم اور تکریم کے ہیں جس کے ذریعے اللہ نے انسان کی عظمت اور وقار کو اس طرح سے بیان کیا ہے فرشتے بھی اس کے گواہ ہیں۔

2۔ انسان کو بہترین صورت میں پیدا کرنا:۔

اللہ نے انسان کی عظمت کو اس کی تخلیق کی خوبصورتی سے بھی اجاگر کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

"لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم"

"اور ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔"

(سورۃ التین: 4)

آیت اس بات کی طرف واضح دلیل ہے کہ انسان کسی طرح کے احساس کمتری میں نہ رہے اور اپنی عظمت اور وقار کو خوب پہچان سکے۔

3۔ عقل و شعور عطا کرنا:۔

اللہ تعالی نے انسان کو عقل و شعور عطا کیا اور اسی عقل و شعور کی بنا پر انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بھی بنا کر بھیجا جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے

"انی جاعل فی الارض خلیفۃ"

ترجمہ "بے شک میں زمین پر اپنا نائب بنانے والا ہوں"

(البقرہ 30:)

یہ اعلان اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان کو کائنات میں ایک اعلیٰ مرتبہ اور منفرد ذمہ داری عطا کی گئی جو کہ انسانی عظمت اور وقار کو اجاگر کرتی ہے۔

4۔ آزادی اور خودمختاری:

اللہ نے انسان کو آزاد پیدا کیا اور شعور عطا کیا تاکہ وہ عقل و فہم کے مطابق اپنی زندگی کے فیصلے خودمختاری سے کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے دین تک کے اختیار میں انسان کو آزادی اور خودمختاری دی۔ قرآن پاک میں اللہ کا ارشاد ہے

"دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں"
(البقرۃ: 256)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ نے انسان کو دین تک کے اختیار میں آزادی دی ہے تو معاشرے میں حقوق اور آزاد زندگی گزارنے کا مکمل اختیار دے کر انسانی عظمت اور وقار کو اجاگر کیا ہے۔

5۔ معاشرتی حقوق کا تحفظ:

اللہ تعالیٰ نے معاشرے میں انسان کے وقار کو محفوظ رکھنے کیلئے معاشرتی حقوق واضح کیے ہیں جیسا کہ

"ایک دوسرے کا حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ غیبت کرو"

(سورۃ الحجرات: 12-11)

2۔ گردشِ دولت:۔

زکوٰۃ کا فلسفہ یہ بھی ہے کہ دولت امیر کے ہاتھ سے نکل کے غریب تک پہنچے قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

"تاکہ تمہارے (مالداروں) کی دولت ان تک ہی نہ گردش کرے"

(القرآن)

3۔ غربت اور افلاس کا خاتمہ:۔

زکوٰۃ کا مقصد یہ ہے کہ معاشرے سے غربت اور افلاس کا خاتمہ کیا جا سکے۔ ارشادِ باری ہے

"زکوٰۃ صرف فقیروں مسکینوں عاملوں محتاجوں اور دیگر مستحقین کیلئے ہے"

(القرآن)

4۔ طبقاتی نظام کا خاتمہ:۔

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرے سے طبقاتی نظام کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اور انسانیت اور بھائی چارے کا فروغ ہوتا ہے۔

"اور جو لوگ اپنے مالوں میں سے مانگنے والوں اور محروموں کا حق رکھتے ہیں وہ ہی نیکو کار ہیں"

برابری پر مبنی معاشرے کی تشکیل

زکوٰۃ سے صدقات سے موثر نفاذ کرنے سے ہی ایک برابری پر مبنی معاشرہ تشکیل کیا جا سکتا ہے۔

① گردشِ دولت

دولت کی گردش ہوگی تو امیر کے ہاتھ سے دولت غریب تک پہنچے گی جس سے وہ ضروریاتِ زندگی پوری کر سکتا ہے۔

② طبقاتی نظام کا خاتمہ:

معاشرے سے امیری غریبی اور طبقاتی تصور ختم ہو کر برابری کا تصور قائم ہو گا زکوٰۃ کی دولت سے کاروبار شروع کیا جا سکتا ہے تاکہ غریب طبقہ مستحکم ہو

③ غریب کے خاتمے کیلئے کاروبار کا تصور

زکوٰۃ کے ذریعے غریب طبقے کو کاروبار کر کے دینا معاشرے میں برابری پیدا کرتا ہے۔

④ منصفانہ تقسیم:

دولت برابری کی سطح پر تقسیم ہوگی تو غریب طبقہ بھی اچھی طرح سے اور اچھی کو کھا سکتا ہے اور تھوڑا اعتماد پیدا ہو سکتا ہے۔

⑤ تعلیم کا فروغ:

زکوٰۃ کے ذریعے غریب بچوں کو مفت تعلیم اعلیٰ درجے تک رسائی مل سکتی ہے تاکہ وہ اپنا

پیدا ہوں یہ کھڑے ہو کر معاشرے کی ترقی میں کردار ادا کریں۔

حاصل کلام :-

زکوٰۃ اسلامی عبادات ہے اور عبادات میں اہم رکن ہے۔ اس کے ذریعے دولت کی تقسیم بہتر انداز میں ہوتی ہے اور معاشرے سے طبقاتی نظام، غربت اور افلاس کا خاتمہ ہوتا ہے۔
ضرورت اس بات کی ہے اسلامی اصولوں کے مطابق مسلمان اپنا صاحب مال کا مخصوص حصہ غریب تک پہنچائیں تاکہ معاشرہ ترقی کر سکے۔

(8) امر بالمعروف و نہی عن المنکر

تعارف و تمہید :-

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کی اصلاح کا نظام پیش کرتا ہے۔ اس نظام کی بنیاد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر رکھی گئی ہے یعنی "نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا"
یہ فریضہ اسلام کی اخلاقی اور سماجی روح ہے جس کے ذریعے انسان ایک صالح، پرامن معاشرے کو فروغ دے سکتا ہے۔
قرآن مجید کے کئی مقامات پر اس تصور کو دہرایا گیا تاکہ اس کی اہمیت ذہن نشین کی جا سکے۔

قرآنی دلائل :-

قرآن کریم کی کئی سورتیں اس تصور کو مختلف پہلوؤں میں بیان کرتی ہیں۔

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے پیدا کی گئی کہ تم
نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے ہو اور
اللہ پر ایمان رکھتے ہو"

(آل عمران: 110)

معاشرتی و اخلاقی مقاصد:-

- معاشرے کی اصلاح کرنا
- اخوت اور خیر خواہی کا درس
- برائیوں کا خاتمہ کرنا
- عدل و انصاف کا قیام کرنا
- اللہ کی رضا اور مغفرت

حاصلِ کلام :-

امر بالمعروف و نہی عن المنکر اسلام کی روح اور امت مسلمہ کی پہچان ہے۔ جب مسلمان اس فریضے کو ترک کرتے ہیں تو معاشرے میں ظلم اور بے حسی و گمراہی جنم لیتی ہے۔ اسلام کا مقصد یہ ہے کہ ہر فرد اپنی حیثیت کے مطابق نیکی پھیلائے اور برائی کو روکے تاکہ ایک عدل و امن پر مبنی معاشرہ وجود میں آئے۔

"اور تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔

(آل عمران: ۱۰۴)

ب) عفو درگزر

تعارف و تمہید :-

اسلام ایسا دین ہے جو عدل و احسان کے ساتھ ساتھ عفو درگزر، رحمت اور نرمی کا درس دیتا ہے۔ عفو درگزر سے مراد دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرنا اور انتقام نہ لینا بلکہ صبر و برداشت سے کام لینا ہے۔ یہ صفت انبیاء کرام کی امتیازی خوبی ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق عفو درگزر نہ صرف اخلاقی بلکہ معاشرتی طور پر فائدہ مند ہے جس سے کردار کی بلندی اور معاشرے میں امن و محبت کا ماحول پیدا ہوتا ہے

قرآنی دلائل :-

قرآن کریم کے متعدد مقامات پر اللہ نے انسان کو درگزر سے کام لینے کا ارشاد دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا

"اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے لیکن جو معاف کر دے اور اصلاح کر دے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے"

(الشوریٰ: 40)

حدیث کے ذریعے حکم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد مقامات پہ درگزر کرنے کا حکم دیا اور حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے

"جو شخص معاف کرتا ہے اللہ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے"

(الحدیث)

اسی طرح ایک اور جگہ پہ ارشاد فرمایا

"طاقتور وہ نہیں جو کشتی میں دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے"

(صحیح البخاری)

واقعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ ہوا منقول کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ ایک جنگ میں طاقتور دشمن کے ساتھ لڑ رہے تھے۔ آپ نے اس کو زمین پہ گرا دیا اور اس کی چھاتی پہ بیٹھ گئے تاکہ اس کو قتل

کر دی۔ اس نے حضرت علیؓ پر تھوک دیا۔ حضرت علیؓ نے اس چھوڑ دیا۔ وہ حیران ہو کے بولا کہ آپ نے قابو کر لیا تھا تو مارا کیوں نہیں۔ آپ نے جواب دیا

"میں تمہیں اللہ کی راہ میں قتل کرنا چاہ رہا تھا لیکن جب تم نے میرے چہرے پر تھوکا تو مجھے ڈر ہوا کہ اب میں تمہیں ذاتی انتقام اور غصے کی وجہ سے قتل کروں گا نہ کہ اللہ کے لیے۔ میرا عمل خالص اللہ کے لیے ہے۔

اخلاقی و معاشرتی مقاصد

- امن و محبت کا فروغ
- اخلاقی عظمت
- انتقام و فساد کا خاتمہ
- اللہ کی رضا
- معاشرتی ہم آہنگی

نتیجہ:-

اسلام کا نظام اخلاق عدل کے ساتھ ساتھ رحمت و درگزر پر قائم ہے۔ جو دوسروں کی لغزشوں کو معاف کرتا ہے اور انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے۔

پس جو معاف کرے اور درگزر کرے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے

(القرآن)